فی ضو الاحادیث

والقرآن

اردو

(محمد بن عبد اللہ الانصاری غفرلہ)

(سلسلہ)

چشتی قادری الافتخاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الجہاد

باب

(کم علمی و جاہلانہ خیالات)

درود شریف پڑھیں

(اللہ رب العالمین کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے جو واحد ہے جسکا کوئی شریک نہیں جو سب پر قادر ہے درخت ایک پتہ بھی ایسا نہیں جسکے گرنے کا علم اللہ کو نا ہو وہی تو ہے کائنات کا حقیقی مددگار) ,,

اسلام میں جہاد کو خاص فضیلت حاصل ہے جس طرح دین میں نماز اور روزے افضل عمل ہیں ,, اسی طرح جہاد بھی افضل عملو میں سے ایک ہے , مگر افسوس جہاد کے اصل معنی و مفہوم سے محروم ,, آج مسلمان خود ہے ,, تو غیروں (غیر مسلم) کا کیا کہنا ,, کچھ ایسے شیطان جو خود کو مسلمان دکھاتے ہیں مگر لوگوں کو ناحق قتل کرنے اور بے قصوروں پر ظلم کرنے کو جہاد سمجھتے ہیں ایسے جاہلوں کی وجہ سے آج عام مسلمان کو بھی تکلیفوں سے گزرنا پڑتا ہے اور کبھی کبھی ایسے الفاظ بھی سننے پڑتے ہیں جو نا قابلِ برداشت ہے ,, ایسا لفظ جو مسلمانوں کیلیے بڑا رنجیدہ ہے ,, کہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت جنہیں یقیناً جہاد فی الاسلام کا حقیقی علم نہیں وہ ایسے لوگوں یعنی انسان کو ناحق قتل کرنے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کو جہادی کہہ کر پکارتے ہیں (حالانکہ کسی کو ناحق قتل کرنا یا بلاوجہ کسی پر ظلم کرنا اسلام کی تعلیمات نہیں) اسلام تو امن کا پیغام دیتا ہے اسلام کسی مسلم کو یہ حق نہیں دیتا کے وہ کسی انسان کو بس اسلیے قتل کردے کے وہ غیر مسلم یعنی تمہارے دین کا کلمہ پڑھنے والا نہیں ہے ,, اور ناہی اسلام کسی مسلمان کو کسی غیر مسلمان کو دوست رکھنے یا کسی طرح کا حُسنِ سلوک کرنے سے روکتا ہے ، اور ناہی جہاد کے معنی کوئی ایسی جنگ ہے جس میں جیتنے والا حاکم و مختار ہو اور شکست کھانے والے بس حقیر اور کچھ نہیں ,, حقیقت تو یہ ہے کہ جنکے خیالات ایسے ہو جو ناحق خون بہانا ، بے قصوروں پر ظلم کرنا اور زمین میں فساد برپا کرنا جہاد سمجھتے ہو انکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ مسلمان تو بہُت دور کی بات انسان بھی نہیں ہے ، مگر افسوس مذہبِ اسلام سے بغض رکھنے والے ایک کثیر تعداد لوگوں کی جماعت نادان اور کم علمی کے شکار شخص کے دلوں میں مسلمانوں کے خِلاف زہر گھولنے کا کام کر رہے ہیں جس سے بھائی چارے اور آپسی محبت کو ختم کیا جارہا ہیں ,, جسکے شکار آج کچھ مسلمان بھی ہیں ,, جن معاملات کو غلط رنگ دے کر پیش کیا جاتا رہا ہیں اُن میں سے ایک جہاد بھی ہے ,, اکثر ہی دیکھا گیا ہے کے بد کرداروں کی جماعت ایسے مسلمانوں کو دینی معاملات میں چھیڑتے ہیں جنکا صحیح علم اِنہیں یعنی مسلمانوں کو نہیں ہوتا جو دینی تعلیمات سے دور ہے اُنسے ایسے سوالات کرتے ہیں جو بے بُنیاد ہوتے ہیں اور کم علمی کی وجہ سے مسلمان اُسکا صحیح جواب نہیں دے پاتے اور منافقین کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں ,, جس میں آج کچھ بڑی غلطیاں ہم مسلمانوں کی ہیں کہ آج ہم اپنے دینی تعلیمات سے بہُت دور ہوتے جارہے ہیں جسکی وجہہ سے ہمیں حقیقی علم حاصل نہیں ، جو سنتے وہی مان لیتے اور اُسکی تحقیق ہم ضروری نہیں سمجھتے جسکی وجہہ سے ہم نقصان اُٹھا رہے ہیں ,, اور ہماری موجودگی میں ہمارے دین ہمارے مذہب کو برا بھلا کہا جارہا ہے مگر ہم میں اتنی صلاحیت باقی نا رہی کے ہم ایک ہو کر آواز اٹھا سکے اور علمی جواب دیں سکے ,,

(جہاد کا اصل معنٰی) :-

مذہب اسلام (واحد دینِ الحق) میں جہاد کے معنٰی ایسی جنگ یا قتال نہیں جو دو دیشوں (یعنی/ آزادی کیلیے) ، دو شہروں (یعنی/ اپنا حق لینے کیلیے) ، یا دو جماعتوں (یعنی/ خود کو بہتر ثابت کرنے کیلیے) ,, کے بیچ ہو ,, بلکہ اسلام میں جہاد کا اصل معنٰی اللہ کی رضا کیلیے ,, ظُلم کے خِلاف آواز و شمشیر اُٹھانا ,, ظالم کے سوچ کو کچلنا ,, یا پھر ظالم کو مٹانا ہے ، تاکہ باطل ,, حق کے خلاف چال نا چل سکے اور ظالم خوفِ خدا میں ڈوب کر یا تو خود کو پاک کرلے یا پھر غرگ ,, جہاد عربی لفظ ہونے کی وجہ سے مسلمان اسے عام جنگوں میں بھی استعمال کرتے ہیں اور اس جنگ کو بھی اِسلامی جنگ سمجھتے ہے حالانکہ جنگ اور جہاد کے معانے بِلکُل الگ ہے ,,

(جنگ اور جہاد میں فرق) :-

جنگ کیا ہے اسکی مثال کُچھ یوں سمجھیے کے قتال کرنے والوں کی نِیت میں اگر بس دُنیاوی فائدے ہیں ,, تو یہ قتال دوسرے جنگوں کی طرح ہی ,, بس ایک جنگ ہے اور کُچھ نہیں ,, بھلے اس میں مسلمان ہی کیوں نہ شامل ہو ,,, اور جہاد کیا ہے اسکی مثال کُچھ یوں سمجھیے کے کوئی جماعت (مسلمان) دین و شریعت کی حفاظت کیلیے اپنی جانیں قربان کر رہے ہو ، جنہیں حق کی راہ میں چلنے پر بے انتہا تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہو مگر اُنہونے حق کو نہیں چھوڑا ,, اور شہید ہوتے رہے ,, انہو نے شہادت کو چنا نا کے دُنیاوی عیش و آرام کو ,, اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے تاکہ دشمنانِ دین اپنے گندے منسوبے میں کامیاب نہ ہو سکے ,, اِسکی آسان مثال فلسطینی مسلمان ہے جو قبلہ اوّل کی حفاظت کیلیے ستائے گئے اور یقیناً اِن سے لڑنے والے اللہ کے دشمنوں میں سے ایک ہے ,, یعنی یہودی جن سے آخری جنگ بھی ہونی ہے ,, یہ جنگ انسانیت کے دشمن اور دشمنانِ دین سے ہے اور یہی جہاد ہے ,,, (اِسکی تفصیل اِسلام کی تعلیمات فی الجہاد میں پڑھے) ,,

(حدیثِ نبوی ﷺ مختصر بیان) :-

محدّثین و موَرخین کی کئی کتابوں میں جہاد اور اُسکے متعلق حضور اکرم ﷺ کی کئی حدیثِ مبارکہ موجود ہے جس سے باآسانی علم حاصل کیا جاتا رہا ہے اور جنگ و جہاد کے فرق اسی سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں ,, بُخاری شریف کی حدیثِ مبارکہ ہے کے پیارے آقا نبی کریم رحمت العالمین ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آئے جنکا نام لاحق بن ضمیرہؓ ہے اُنہونے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کیلیے ، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے ناموری کیلیے اور ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اُسکی بہادری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کون لڑتا ہیں ؟ آقا کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہو تاکہ اللہ ربّ العالمین کا کلمہ ہی بلند رہے صرف وہی اللہ کے راستہ میں لڑتا (یعنی/ جہاد کرتا) ہے ,, (بُخاری / ج ,, 4 ,,کتاب الجہاد ,, 2810 ,, ابو موسٰی اشعریؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے ,, 3126) ,,

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کے اگر کوئی شخص صرف اس لیے جنگ کرے کے اسے دُنیاوی فائدہ حاصل ہو یعانی مال ، سونا ، چاندی ، غلام ، جانور یا کسی زمین کا ٹکڑا تو اُسکا لڑنا جہاد فی الاسلام نہیں بس جنگ ہے اور اسی طرح اُس شخص کی مثال بھی بِلکُل ایسی ہی ہے جو اپنی بہادری دیکھانے کیلئے میدان میں آئے تاکہ لوگ اُنکی بہادری اور طاقت دیکھکر اُنکی تعریفیں کرے ، اور لوگوں کے بیچ اُسکا بڑا نام ہو ،،، اسی طرح ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے , جہاد ہی کی نیت سے نکلے , اللہ کے کلام (اس کے وعدے) کو سچ جان کر , تو اللہ اس کا ضامن ہے ، یا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کرکے جنت میں لے جائے گا , یا اس کو ثواب اور غنیمت کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹا لائے گا ،، (بُخاری / کتاب خمس کے فرض ہونے کا بیان ,, 3123) ,, اس حدیث کے جملے بندے کی نیت اور اپنے رب کے فرمان پر ایمان رکھنے کی نصیحت کرتا ہے ،، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ رب العالمین نیت پر ہی اجر دیتا ہے جب کوئی بندہ اس اِرادے سے جنگ کیلیے جائے کے میں اپنے رب کے حکم پر قتال کیلیے جارہا ہوں جسکا وعدہ سچا ہے جو سب پر قادر ہے جو زندگی اور موت کا مالک ہے اگر وہ چاہے تو مجھے میدانِ جنگ میں شہادت کی موت عطا فرمائے اور اگر چاہے تو مجھے جہاد کے بعد مالِ غنیمت عطا فرمائے کیونکہ رازق وہی ہے عزت دینا والا بھی وہی ہے اور زندگی دینے والا اور موت دینا والا بھی وہی ہے ،، اسلیے بس اللہ رب العالمین کیلیے ہی جہاد کرو جوتمہیں چاہیے وہ بہتر جانتا ہے تم کہو یا نہ کہو وہ دلوں کے حال خوب جاننے والا ہے ،،، ایسی اور کئی حدیثِ موجود ہے مگر یہ دو حدیثوں سے جہاد اور جنگ کے معانے صاف ہو جاتے ہیں ،، کیونکہ بدر سے پہلے بھی عرب میں قتال تھا جہاد نہیں ،،

(رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیوں کی ؟ مختصر) :-

اکثر ہی غیر مسلم اِس طرح کے سوالات کرتے ہیں (کہتے ہیں ,, اللہ عزوجل اور اسکے سبھی نبی علیہ السلام بڑی محبت اور رحم فرمانے والے ہوتے ہے تو پھر نبی کریم ﷺ نے تلوار کیوں اُٹھائی جبکہ وہ تو غیر مسلم سے بھی بڑی نرمی سے پیش آتے تھے ,, اور اگر کوئی (غیر مسلم بھی) پریشان حال ہوتا تو وہ اُن پر بھی بڑا کرم فرماتے تھے تو پھر اُنہونے جنگ کیوں کی) اِسکا جواب بڑا آسان ہے مگر کم علمی کی وجہ سے مسلمان اِسکا جواب نہیں دے پاتے اور شرمندہ ہو جاتے ہیں ,, قرآن کی آیات ،، اور تاریخ و احادیث کی کتابوں سے پتا چلتا ہے کے جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلیے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو عربوں میں بھیجا تو مومن بندوں نے اُنکا کلمہ پڑھا اور ایمان لے آئے مگر کئی ظالم بہُت سخت کافر نکلے اور اُنہونے مسلمانوں اور نبی اکرم ﷺ پر بے انتہا ظلم ڈھائے حضور ﷺ نے مسلمانوں کی تکلیفوں کو دیکھتے ہوئے اُنہیں ہجرتِ حبشہ کا حکم فرمایا مگر خود اللہ کے حکم کا انتظار کرنے لگے اور جب اللہ عزوجل کا حکم ہوا تو پیارے آقا ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے جہاں انصار اُنکا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے اور روز طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک یثرب (مدینہ) کی طرف آنے والی راہ پر آنکھ جمائے بیٹھے رہتے ،،

رسول اللہ ﷺ ۵۳ سال مکّہ مکرمہ میں رہے مگر قتال نا کیا مدینہ آنے کے بعد اللہ کا حکم ہوا اور ۲ ھجری میں جنگِ بدر پیش آئی جو مشرکین مکہ اور مسلمانوں کی پہلی جنگ تھی جسمیں مسلمانوں کی تعداد بس ۳۱۳ تھی اور کفار ۱۰۰۰ مگر فرشتوں کی شرکت اور اللہ کے فضل سے فتح مسلمانوں کی ہوئی اسکے بعد کئی جنگِ اہلِ ایمان اور کفار کے بیچ لڑی گئی اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوتی رہی ،،، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا إله إلا اللہ کا اقرار کر لیں ، جب وہ اس کا اقرار کر لیں ، تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے ، سوائے اس کے کہ اس اقرار (اسلام) کا کوئی حق ہو اور (دلی معاملات میں) ان کا حساب اللہ پر ہے ،، (سنن ابو داود / ج ,, 3 ,, جہاد کے مسائل ,, 2640) ,, یہ حدیث احادیث کی ۱۹ کتابوں میں موجود ہے ،، جہاد کا حکم اللہ رب العالمین نے اسلیے فرمایا کے ظالم جس طرح سے مسلمانوں کو کمزور سمجھ کر اُن پر ظلم کرتے اور نبی کریم ﷺ کو کہتے کے کب آیگا ہم پر تمہارے خدا کا عذاب ،، حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین سے اُس وقت ہی مٹا دیتا جب وہ اِس طرح سے نبی کریم ﷺ کو کہتے تھے کے لاو ہم پر اپنے خدا کا عذاب جسکی تم عبادت کرتے ہو ، مگر اللہ تو مہلت دیتا ہے کے جو عقل رکھنے والے ہیں وہ غور و فکر سے کام لے ،،

حکمِ الٰہی القرآن :- (يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَى الۡقِتَالِ‌ ؕ اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ يَغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ‌ ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ / سورة الانفال ,, آیت ,, 65 ,,

ترجمہ :- اے نبیِ (مکرّم) ﷺ آپ ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیں (یعنی حق کی خاطر لڑنے پر آمادہ کریں) ، اگر تم میں سے (جنگ میں) بیس (۲۰) ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دو سو (۲۰۰) (کفار) پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے (ایک) سو (ثابت قدم) ہوں گے تو کافروں میں سے (ایک) ہزار پر غالب آئیں گے اس وجہ سے کہ وہ (آخرت اور اس کے اجرِ عظیم کی) سمجھ نہیں رکھتے (سو وہ اس قدر جذبہ و شوق سے نہیں لڑ سکتے جس قدر وہ مومن جو اپنی جانوں کا جنت اور اللہ کی رضا کے عوض سودا کر چکے ہیں) ,,

مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلے بہُت کم تھی اور ساز و سامان بھی پورا نہ تھا جو جنگ میں (استعمال) ضرورت پڑتی ہے یعنی گھوڑے ، تیر ، ڈھال ، بھالے ، اس لیے مسلمان پریشان حال تھے ، مگر فیصلہ تو وہی ہے جو مالکِ حقیقی اللہ رب العالمین چاہے ،، مگر کئی لوگ ایسے تھے جنکے دل اب بھی جاہلیت سے پاک نا ہوے تھے جو جہاد کیلیے جانے والوں کو کہتے اسطرح (بغیر کسی بہتر انتظام کے) میدان میں جانا خود خوشی ہے اور جو شخص اِنکی باتیں سنتے وہ بھی جہاد سے سستی دیکھانے لگتے ،، اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہے ,,

(وَ اِنَّ مِنۡکُمۡ لَمَنۡ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ اِذۡ لَمۡ اَکُنۡ مَّعَہُمۡ شَہِیۡدًا / سورة النساء ,, آیت ,, 72

ترجمہ :- اور یقیناً تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (عمداً سستی کرتے ہوئے) دیر لگاتے ہیں ، پھر اگر (جنگ میں)تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو (شریک نہ ہونے والا شخص) کہتا ہے کہ بیشک اللہ نے مجھ پراحسان فرمایا کہ میں ان کے ساتھ (میدانِ جنگ میں) حاضر نہ تھا ,,)

یہ وہ لوگ ہے جنہونے سستی دکھائی اور جہاد میں شریک نہ ہوے اور جب انہیں کسی شخص کی شہادت کی خبر ملتی تو کہتے یہ اللہ کا احسان ہے جو میں شریک نہ ہوا ورنہ میرا بھی حال یہی ہوتا ،، حالانکہ یہ آزمائش ہے اُن لوگوں کیلیے ،، اور احسان یہ نہیں ،، کیونکہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور اُنکی تکلیف کو نظر انداز کرنا درست نہیں ،،

(وَ مَا لَکُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الۡوِلۡدَانِ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ الظَّالِمِ اَہۡلُہَا ۚ وَ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ نَصِیۡرًا / سورة النساء ,, آیت ,, 75 ,,

ترجمہ :- اور (مسلمانو!)تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں (مظلوموں کی آزادی کے لئے) جنگ نہیں کرتے حالاں کہ کم زور ، مظلوم اور مقہور مرد ، عورتیں اور بچے (ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنی آزادی کے لئے) پکارتے ہیں : اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جہاں کے (وڈیرے) لوگ ظالم ہیں ، اور کسی کو اپنی بارگاہ سے ہمارا کارساز مقرر فرما دے ، اور کسی کو اپنی بارگاہ سے ہمارا مددگار بنا دے ,,)

کفارِ مکہ کو جب نبی اکرم ﷺ کے ہجرتِ مدینہ کا پتا چلا تو وہ بوکھلا گئے اور جو مسلمان اُنکی غلامی میں تھے جو ہجرت نا کر پائے اُن پر اور زیادہ ظلم ڈھانے لگے ، اور جو مسلمان ہجرت کر گئے تھے انکے گھروں کے ساز و سامان کو برباد اور لوٹنے لگے ، اسلیے اللہ کا حکم ہوا کفارِ مکہ سے جہاد کا ،، اور جو کفار کے مدد گار تھے اُنسے بھی جہاد کا حکم ہوا ،، مگر یہ دھیان رہے کے یہ کوئی پہلی جہاد نہیں جو مسلمانوں اور کفار کے بیچ ہوئی ہو ، (حالانکہ یہ پہلی جنگ ہے جو مسلمان اور کفارِ مکہ کے بیچ ہوئی) کیونکہ جنابِ محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کے آخری نبی و رسول ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لیے بھیجا جیسے ان سے پہلے تمام نبیوں علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا ,, جہاد (اِسلامی جنگ) چودہ سو سال پہلے وجود میں آیا یہ کہنا بِلکُل غلط ہے کیونکہ آخری نبی ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیا علیہ السلام آئے وہ سب مسلمان (مذہب اسلام کے ماننے والے) ہی تھے اور اُنہونے بھی جو جنگیں لڑی وہ اللہ کیلیے ہی تھی (حق کا باطل کے خلاف) اللہ رب العالمین قرآن میں فرماتے ہے ،،

,,,, (وَ كَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوۡنَ كَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ) ,,,,(سوره آل عمران/ آیت نمبر ,, 146) ,,

(ترجمہ) :- اس سے پہلے کتنے ہی نبی علیہ السلام ایسے گزر چکے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی ، اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں ان پر پڑیں ان سے وہ دل شکستہ نہیں ہوئے ، انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی ، وہ (باطل کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے ایسے ہی صابروں کو اللہ پسند فرماتا ہے ,,)

جیسے ءء حضرت موسٰی علیہ السلام اور فرعون کی جنگ ,, حضرت داوٗد علیہ السلام اور جالوت کی جنگ ,, حضرت یوشع علیہ السلام کی جنگ (ایک خوبصورت واقعہ) وغیرہ ,, پہلے جتنے بھی انبیاء علیہ السلام تشریف لائے وہ سب مسلمان ہی تھے اللہ تعالٰی قرآن میں فرماتے ہے ,,

(وَ وَصّٰی بِہَآ اِبْرٰہٖمُ بَنِیۡہِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ / سورۃ البقرۃ ,, آیت ,, 132 ,,

ترجمہ :- اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی (یہی کہا) اے میرے لڑکو بیشک اللہ نے تمہارے لئے (یہی) دین (اسلام) پسند فرمایا ہے سو تم (بہرصورت) مسلمان رہتے ہوئے ہی مرنا ,,)

(مَا کَانَ اِبۡرٰہِیۡمُ یَہُوۡدِیًّا وَّ لَا نَصۡرَانِیًّا وَّ لٰکِنۡ کَانَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ / سورہ آل عمران ,, آیت ,, 67 ,,

ترجمہ :- ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی وہ ہر باطل سے جدا رہنے والے (سچے) مسلمان تھے ، اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہ تھے ,,)

(وَ قَالَ مُوۡسٰی یٰقَوۡمِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ فَعَلَیۡہِ تَوَکَّلُوۡۤا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ / سورہ یونس ,, آیت ,, 84 ,,

ترجمہ :- موسٰی نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگوں ، اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو اگر مسلمان ہو ,,)

اِس لیے اِس بات کی گواہی دینا ہمارے ایمان کا حصّہ ہے کہ جتنے بھی انبیاء علیہم السّلام آئے وہ سب مسلمان ہی تھے اور اُنکا دین ,, دینِ اِسلام ہی تھا ، مگر انکے ماننے والون نے اُنکی تعلیمات کو چھوڑ دیا اور خود کو یہودی ، نصرانی کہنے لگے ,, مگر حقیقت تو یہی ہے کہ جب بھی اللہ تعالٰی نے کوئی نبی یا رسول کو کسی قوم کی طرف بھیجا تو اُن میں کوئی جماعت ایسی ضرور تھی جو حق کا انکار کر دیتے تھے کچھ تو اتنے غلیظ تھے جو اپنے پیغمبر کو ہی شہید کردیتے تھے ,, (جیسے ,, یحیٰی علیہ السلام) اسی طرح جب ہمارے نبی اِمام الانبیاء ﷺ کو اللہ تعالٰی نے عربوں کہ یہاں نبی بنا کر بھیجا تو مومنوں نے دعوتِ توحید کو قبول کیا اور منوّر ہوگئے اور کچھ نے رسول اللہ ﷺ کے نبوّت کا انکار کردیا اور ظالموں میں سے ہوگئے ,, اور نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کے منصوبے بنانے لگے اور جو مسلمان ایمان میں مضبوط تھے جو تکلیف اٹھاتے رہے مگر توحید کو نا چھوڑا ,, اُن مسلمانوں کو پوری طرح ختم کرنے کی سازشیں شروع ہوگئ اِسّے پہلے نبی کریم ﷺ کے جان کے دشمن بن بیٹھے کفار کو اللہ تعالٰی نے ذلیل کیا اور پھر میدان میں خلاف جانے والوں کو ,, یہ یاد رہے کے اللہ کبھی اپنے مخلوق کو سزا دینا پسند نہیں فرماتا اور نا کسی نبی علیہ السلام کو یہ پسند ہوتا ہے کے وہ اپنی ہی اُمّت کیلیے بددعا کرے یا تلوار اٹھائے مگر جب وہ ظالم بن بیٹھے اور انسانی شکل میں شیطان ہو جو اللہ کے نیک بندوں (اہلِ ایمان) کو اذیت دے اور خود یعنی مخلوق ہوکر مخلوقات پر ظُلم ڈھائے ایسوں کو اللہ پسند نہیں فرماتا ,, اسلیے اللہ کے حکم کے مُطابق ہمارے نبی اکرم ﷺ نے مشرکوں کے خِلاف جہاد کا حکم فرمایا اور ہتھیار اٹھائی ,,

(قرآن میں کن کافروں کو قتل کرنے کا حکم اللّٰہ نے فرمایا ہے ؟)

اکثر ہی غیر ایمان کے سوالوں میں یہ سوال ہوتا ہے ,, یعانی قرآنِ حکیم کی اُن آیتوں کا ذکر مسلمان اور دینِ اسلام کو بدنام کرنے کیلیے کرتے ہیں ، جس میں اللہ تعالٰی نے مسلمانوں سے فرمایا ہے کے کافروں کو دوست نا رکھو اور اِنہیں جہاں پاؤ وہی قتل کرڈالو ,, حالانکہ جنکا یہ سوال ہوتا ہے اُنہونے یہ آیت پڑھی ہی نہیں ہوتی ہے بس ایسے (بد کردار منافق) لوگوں سے سنی ہوتی ہیں جو اِسلام اور مسلمان کو بدنام کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں ,, یہ قرآن میں سورۃ النساء کی آیت ,,89 ہے ,,

(وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ,,

ترجمہ :- ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کُفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ پس جب تک یہ اسلام کی خاطر وطن نہ چھوڑیں ان میں سے کسی کو حقیقی دوست نہ بناؤ پھر اگر یہ مُنہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں ، خبردار ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ سمجھ بیٹھنا ,,

یہ آیت اُن منافقوں کے لیے نازل ہوئی تھی جو دُنیاوی فائدے کیلیے زبان سے تو کلمے کا اقرار کر لیتے مگر دل میں کفر ہی تھا اس لیے اللہ نے فرمایا جب تک وہ ہجرت کر کے اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس نا آئے اُنکا بھروسہ نا کرنا ،، کیونکہ سازشیں شروع تھی اہلِ ایمان کے خِلاف ,, بلکہ یہ آیت مشرکینِ مکہ اور انکے حمایتیوں کے لیے تھا جنکے ظُلم کی وجہہ سے مسلمانوں نے اپنے وطن کو چھوڑا ،، یہ آیت ہر غیر مسلم کے لیے نہیں ہے ,, (اللہ نے اسلام میں اسکی اجازت نہیں دی کے کوئی مسلمان غیر مسلم کو دوست نہ رکھے اور نا اِنکے ساتھ کسی طرح کا حُسنِ سلوک کرے اور انہیں یونہی قتل کردے) ,, کیونکہ حق کے پیرو کاروں کو یہ زیب نہیں دیتا کے وہ کسی انسان کو ناحق قتل کردیں ,, اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہے ,,

(لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ,, / سوره ممتحنہ ,, آیت ,, 8 ,,

ترجمہ :- اللہ تمھیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے ، اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے) ,,

(اِنَّمَا يَنۡهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ قٰتَلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَ ظٰهَرُوۡا عَلٰٓى اِخۡرَاجِكُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡهُمۡ‌ۚ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ,, / سورہ ممتحنہ ,, آیت ,, 9 ,,

ترجمہ :- وہ تمھیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے دوستی کرو جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمھارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے ، ان سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں) ,,

اِس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں پر ظُلم ڈھائے اور ہجرت پر مجبور کیا یعنی اہلِ ملکہ کے مشرکین اور اِنکے مددگار ,, اِس سے مُراد وہ تمام لوگ نہیں جو غیر مسلم ہے ,, اور اِسی طرح کسی کو ناحق قتل کرنا دینِ اسلام کی تعلیمات نہیں ,, اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہے ,,

(مِنۡ اَجۡلِ ذٰ لِكَ ۛ ۚ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَلَـقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ,, / سورہ المائدہ ,, آیت ,, 32 ,,

ترجمہ :- اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی ,, مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں ,,

اس آیت کریمہ سے اِنسانی خون کی کیا اہمیت ہے وہ ظاہر ہوتی ہے یعنی ایک بے قصور کو قتل کرنا تمام انسانیت کا قتل کرنا ہے اور کسی ایک جان کو بچانا پوری انسانیت کو زِندگی دینا ,, جو کتاب ہمیں ایسی روشن ہدایات دے اُس میں کوئی غلطی ہو سکتی ہے یہ اُن لوگوں کا کام ہے جو شیطان ہے اور اہلِ ایمان کے دشمن ، جو زمین میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں جو نہیں چاہتے کے لوگ ایک دوسرے سے محبت کرے اور ایک ساتھ اپنی زندگیوں کو ایک خاص مقام تک لے جائے ،، اور زمانے میں ایک دوسرے کے مددگار بنے ،،

(کیا غیر مُسلم کا مسلمان کی حمایت میں قتال کرنا جہاد ہوگا ؟) :-

اس سوال پر کئی علماءِ اکرام نے اپنی رائے فرمائی ہے اور اُنکا نظریہ بھی بِلکُل اِسی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ (جب کوئی غیر مسلم قتال کرتا ہے تو وہ ناہی اللہ کے کلمے کیلیے ہوتا ہے اور ناہی شریعتِ محمدی ﷺ کیلیے اس لیے یہ جہاد نہیں ہوگی) ,, اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا دوست ہو اور کبھی ایسی صورت بن جائے جس میں جہاد فرض ہو تو غیر مسلم کا لڑنا جہاد نہیں ہوگا حالانکہ وہ آپکی محبت میں آپکے کے دشمنوں سے لڑ رہا ہے مگر یہ خیال رہے کہ غیر مسلم کا مسلمانوں کی حمایت میں لڑنا جہاد نہیں ,, جیسے اگر غیر مُسلم ,, مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین کے ساتھ جنگ کرے تو یہ اُسکے لیے جہاد نہیں ہوگی بس جنگ ہی ہوگی اور اجر بھی اسی طرح کا ہوگا حالانکہ اُسکے دل میں مسلمانوں کی محبت ہو ,, (حدیثِ نبوی ﷺ) ایک صاحب زرہ پہنے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پہلے جنگ میں شامل ہو جاؤں یا پہلے ایمان (اسلام) لاؤں آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام لاو پھر جنگ میں شریک ہونا ،، پھر انھونے کلمہ پڑھا اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے آقا کریم ﷺ نے فرمایا اسکا عمل تو تھوڑا ہے مگر اجر بڑا ،، (بُخاری / ج ,, 4 ,, کتاب الجہاد ,, 2808) ,, (نوٹ :- میدانِ جنگ میں آنا اور اجازت طلب کرنا جبکہ تلواریں نیام سے باہر ہے) ,, اگر یہ شخص کلمہ پڑھکر مسلمان نا ہوتے اور لڑتے ہوئے قتل ہو جاتے تو انہیں اُن شہید مسلمانوں کی طرح اجر نہیں ملتا ،، جنکا مقام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا تھا ،،

(اِسلام کی تعلیمات فی الجہاد) :-

جو قتال حکمِ خداوندی اور سیرتِ نبوی ﷺ کے خلاف ہو میں اُسے غیر اسلامی جنگ ہی قرار دونگا بھلے ہی اُس میں مسلمان کیوں نہ شاملِ ہو ,, غیر اِسلامی جنگ سے مراد وہ قتال ہے جو حکمِ خداوندی (قرآن) اور سیرتِ نبوی ﷺ (آدابِ قتال) کے خلاف ہو ,, یا اِسّے محروم ،، (خِلاف سے مُراد وہ لوگ جو خود کو مسلمان پکارے مگر ناحق قتل جائز سمجھے اور محروم سے مراد وہ لوگ جنھیں آدابِ قتال کا علم ہی نا ہو) ,, اسلام میں زمانہء جاہلیت سے مراد بعثت نبوی ﷺ کے پہلا کا دور ہے مگر اسکے (جاہلیت) اسباب آج بھی موجود ہے ,, مگر ہم یہاں ذِکر بس اُن اسباب (اِنسانی خون) کا کرینگے جو اِس وقت ہمارا موضوع خاص ہے ،، جاہلیت میں اِنسانی خون کو بہت سستا سمجھا جاتا تھا اور قیدیوں کو تو بلکل ہی حقیر ,, تاریخ کی کئی کتابیں عربوں کی جاہلانہ رسم و رواج اور حیوانی خیالات سے بھری پڑی ہیں ،، (مثالِ خاص / البدایہ والنہایہ ابنِ کثیر ,, تاریخ طبری ,, مقدمہ ابنِ خلدون ,, سیرت ابنِ ہشام وغیرہ) ,, لوگ اِس قدر دولت و طاقت کے نشے میں چور تھے کے کسی بھی حد تک جانے کو تیار رہتے تھے ،،

(مال کے لالچ میں دھوکے سے قتل کردینا) :-

مغیرہ بن شعبہ جو کلمہء توحید کے اقرار سے پہلے جاہلیت میں کُچھ لوگوں کے ساتھ رہا تھا پھر اُن لوگوں کو دھوکے سے قتل کرڈالا تھا اور اُنکا مال لوٹ لیا تھا جب مقتولین کے قبیلے والوں نے اِسے قتل کرنا چاہا تو اہلِ مکّہ کے لوگوں نے اسکی حِفاظت کی مگر جان کا خطرہ رہا اسلیے یہ اپنی جان بچاتا پھرنے لگا اور اسکے بعد یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر مسلمان ہوگیا اور لوٹ کا مال حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا مگر حضور ﷺ نے مال کو قبول نہ فرمایا کیونکہ یہ دھوکے دغابازی سے ہاتھ آیا مال تھا یعنی حرام ،، (بُخاری / ج ,, 4 ,, کتاب شرائط کے مسائل کے بیان ,, 2731) ,, یہ حال تھا اُس وقت کے لوگوں کا انسانی خون کی قیمت اُسکے مال سے زیادہ نا تھی ،،

(جاہلیت میں قتال) :-

دورِ جاہلیت میں دوران جنگ اپنی شکست قبول کرنے والوں پر بھی رحم نہیں کیا جاتا تھا بلکہ اسے قتل کرنے کے بعد اُسکے مال کو بطورِ غنیمت اپنے لیے رکھ لیا جاتا تھا، یہاں تک کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا اور جو عورتیں بندی بنائی جاتی تھی جنکے شوہر قتل کر دیے گئے ہو اُسکے عدت پوری ہونے کا انتظار بھی لوگ نا کرتے تھے اور کئی بار تو حاملہ عورتوں پر بھی ظلم و زیاتی کی جاتی تھی جسکی مثال بڑی وحشیانہ ہے ,, بندی بنائی گئی عورتوں کو اپنے لیے رکھ لیا جاتا تھا اور اپنے مرضی کے مطابق اُسّے کام لیا جاتا تھا یا پھر بازار میں فروخت کر دیا جاتا تھا ,, اس طرح ایک آزاد عورت بس غلام بن کر رہ جاتی تھی ،، اِسی طرح قتل ہوئے لاشوں کا مثلہ (بے حرمتی) کرنے ، اذیت ناک طریقے سے قتل کرنے ، زندہ جلا دینے کے بھی یہ لوگ قائل تھے ،، کسی ایک شخص کے قتل پر قبیلوں میں قتال ہونا عام بات تھی ،،

(قرآن کی تعلیمات و سیرتِ نبوی ﷺ) :-

اللہ تعالٰی نے غلاموں اور لونڈیوں پر کس قدر احسان فرمایا ہے اِسکا اندازہ آپ اِسّے لگائے ، جو غلام جاہلیت میں حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ نے اسے انسانوں کے برابر کا درجہ دیا اور مسلمانوں کو نصیحت کی کے تم اپنے غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو ، اگر تم اُسّے کوئی ایسا کام کرواتے ہو جو مُشکل اور بڑا محنت والا ہے جسکی مکمّل قوت وہ نہیں رکھتا تو تم بھی اُنکی مدد کیا کرو بیشک اللہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن ہے اور جو لونڈی تمہارے پاس ہے انکے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ اور یہ بہتر عملو میں سے ہے کے تم اُن سے نکاح کرلو اور مہر اُنکی آزادی رکھو ،، جِسّے وہ غلامی سے آزاد بھی ہو جائینگی اور اُنہیں سماج میں ایک اہم مقام حاصل ہوگا جیسے آزاد عورتوں کو حاصل ہے ،، اور اگر تم غلام لڑکیوں سے نکاح نہیں کرتے (عدل نا کر پانے کے ڈر سے) تو اُنکا نکاح کروادو ،، اُنکی عمر ہو جانے پر ،، اور غلام لڑکوں کا بھی ,, اللہ نے کس طرح غلاموں اور لونڈیوں پر احسان فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں قرآنِ حکیم میں اللہ تعالٰی نے قسموں کے کفارہ ، غلطی سے مومن کے ہاتھوں مسلمان کا قتل ہو جانے کا کفارہ ، بیوی سے ظہار کر بیٹھنے پر کفارہ ، ان تمام کفارے کی ادائیگی میں اللہ تعالٰی نے بندوں کیلیے بڑی آسانی فرمائی ہے اور ان مسئلو پر اللہ نے کفارے کی صورت میں غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی کا حکم بھی فرمایا ہے جِسّے کفارہ بھی ادا ہو جائیگا اور ایک غلام غلامی سے آزاد ،،

(اصطلاح شریعت میں ظہار کے معنی یہ ہیں کہ ، کوئی شخص اپنی بیوی کو یوں کہہ دے تو مجھ پر میری ماں یا بہن (یا کوئی اور محرم خاتون) جیسی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس لفظ سے طلاق نہیں ہوتی ، لیکن کفارہ ادا کیے بغیر بیوی کے پاس جانا حرام ہے) ، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مرد غلاموں کیلیے عورتیں اور لونڈیوں کیلیے مرد ڈھونڈنے اور اُنکا نکاح کرانے کا بھی حکم فرمایا ہے اب چاہے اُسکا مالک اسے آزاد کردے یا پھر اپنے ہی پاس رکھے ،،

ایماندار لونڈی اور ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے (القرآن) ,,

(وَ لَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَ لَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَ لَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَ اللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَ الۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ ۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ / سورة البقرة ,, آیت ,, 221 ,,

ترجمہ :- اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو ایماندار لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہتر ہے ، گوتمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ، ایمان والا غلام آزاد مُشرک سے بہتر ہے ، گو مُشرک تمہیں اچھا لگے ، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرما رہا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ,,

(وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا / سورة النساء ,, آیت ,, 36

ترجمہ :- اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے) ، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو ، (ان سے نیکی کیا کرو) ، بیشک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبّر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو ،،

اللہ رب العالمین نے اِس آیت کریمہ میں غلاموں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی نصیحت فرمائی ہے ، حالانکہ جاہلیت میں غلاموں کے حال کیسے تھے اسکا علم آپکو ہو چکا ہے ،،

اللہ نے کس طرح غلاموں اور لونڈیوں پر احسان فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے قسموں کے کفارہ ، غلطی سے مومن کے ہاتھوں مسلمان کا قتل ہو جانے کا کفارہ ، بیوی سے ظہار کر بیٹھنے پر کفارہ ، ان تمام کفارے کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلیے بڑی آسانی فرمائی ہے اور ان مسٔلو پر اللہ نے کفارے کی صورت میں غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی کا بھی حکم فرمایا ہے جِسّے کفارہ بھی ادا ہو جائیگا اور ایک غلام غلامی سے آزاد ،،

(اصطلاح شریعت میں ظہار کے معنی یہ ہیں کہ ، کوئی شخص اپنی بیوی کو یوں کہہ دے تو مجھ پر میری ماں یا بہن (یا کوئی اور محرم خاتون) جیسی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس لفظ سے طلاق نہیں ہوتی ، لیکن کفارہ ادا کیے بغیر بیوی کے پاس جانا حرام ہے) ،

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مرد غلاموں کیلیے عورتیں اور لونڈیوں کیلیے مرد ڈھونڈنے اور اُنکا نکاح کرانے کا بھی حکم فرمایا ہے اب چاہے اُسکا مالک اسے آزاد کردے یا پھر اپنے ہی پاس رکھے ،،

(حدیثِ نبوی ﷺ) :-

رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا " اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب سکھلائے اور پورے طور پر اسے دین کی تعلیم دے ، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دگنا ثواب ملتا ہے اور وہ شخص جو پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا ، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دگنا ثواب ملتا ہے اور وہ غلام جو اپنے رب کا بھی ڈر رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دگنا ثواب ملتا ہے ,, (بُخاری / ج ,, 4 ,, کتاب انبیاء علیہ السلام کے بیان ,, 3446 ,,)

عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہے اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا لونڈی مسلمان ہو کر ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے ۔ پھر عطاء نے معاہد مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہد مشرکین کی کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آ جاتی تو انہیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا ۔ البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی (بُخاری) ,,

ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اللہ کی کتاب کے حکم کے مُطابق تین بار اسے کوڑے لگاؤ ، اگر وہ پھر بھی زنا کرے (یعنی چوتھی بار) تو اسے فروخت کردو ، چاہے قیمت میں بال کی رسی ہی ملے ,, (ترمذی شریف / ج ,, 2 ,, لونڈیوں پر حد جاری کرنے کا بیان ,, 1440) ,,

ابوالقاسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس کی تہمت سے بری ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد قائم کرے گا، اِلا یہ کہ وہ ویسا ہی ثابت ہو جیسا اس نے کہا تھا ،، (ترمذی شریف / ج ,, 3 ,, کتاب نیکی اور صلح رحمی ,, 1947 ,,)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انھونے فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا غلام ، لونڈی آزاد کرنا افضل ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو مالکو کی نظر میں زیادہ عمدہ ہو ، اور جسکی قیمت زیادہ ہو ، (سنن ابن ماجہ / ج ,, 3 ,, غلام کی آزادی کے احکام و مسائل ,, 2523) ,,

سیدنا حمل بن نابغہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنی دو بیویوں کے گھروں کے درمیان میں تھا، ان میں سے ایک نے دوسری کو ایک لکڑی ماری، جس سے وہ خاتون بھی مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی ضائع ہو گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اس کے پیٹ کے بچے کے عوض ایک لونڈی یا غلام دیا جائے گا اور عورت کو قصاص میں قتل کر دیا جائے گا ، (مسند احمد / ج ,, 6 ,, قتل اور دوسرے جرائم کے مسائل اور خونوں کے احکام ,, 6556 ,,)

حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے حصہ خمس کی ایک باندی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کرکے اس کی بکارت توڑ دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر حد جاری کرائی اور اسے شہر بدر بھی کر دیا لیکن باندی پر حد نہیں جاری کی ۔ کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی ,, (بُخاری / ج ,, 8 ,, کتاب زبردستی کام کرانے کے بیان ,, 6949) ,,

(آدابِ قتال) :-

رسولِ اکرم ﷺ نے دورانِ جہاد مختلف مواقع پر جو ہدایات ارشاد فرمائیں ، ملاحظہ فرمائیں ،، دورانِ جہاد دشمن کے مقتولین کا مُثلہ (لاش کی بے حرمتی) نہ کرنا (بخاری) ...دشمن کی اَملاک میں لوَٹ مار نہ کرنا (ابوداود)... دشمن کو اَذیت دے کر قتل نہ کرنا (ابوداود)... زیردست دشمن کو آگ میں نہ جلانا (بخاری) ...دشمن کو امان دینے کے بعد قتل نہ کرنا (ابن ماجہ)

دشمن کو دھوکہ سے قتل نہ کرنا(ابوداود) اور اِسی طرح جنگِ موتہ کے لئے لشکر اسلام کو روانہ کرتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں ،، بدعہدی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، کسی بچے بوڑھے اور درویش کو قتل نہ کرنا، کھجور یا کوئی دوسرا درخت نہ کاٹنا، کسی عمارت کو منہدم نہ کرنا ، سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر اسامہ کوروانہ فرماتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں ، (موطا اِمام مالک) خیانت نہ کرنا، مال نہ چھپانا، بے وفائی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بوڑھوں ، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھلدار درختوں کو نا کاٹنا، کھانے کے علاوہ جانوروں کو بے کار ذبح نہ کرنا

(غیر مقاتلین سے سلوک) :-

جنگ میں کسی بھی صورت میں حصہ نہ لینے والے افراد مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، بیمار، زخمی اور معذور لوگ یا گوشہ نشین درویش وغیرہ کو اسلام نے قتل کرنے سے منع کیا ہے ، رسولِ رحمت ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو ، ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے عورتوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو ایک جنگ میں کچھ لوگ جمع تھے ، نبی اکرم ﷺ کے استفسار پر بتایا گیا کہ ایک عورت کی لاش پر لوگ جمع ہیں آپ ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا عورت تو قتال نہیں کر رہی تھی (پھر کیوں قتل کی گئی) چنانچہ آقا کریم ﷺ نے فوج کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ کو پیغام بھجوایا کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کیا جائے ،، (بُخاری ، مُسلم ،سنن ابوداود ، ابنِ ماجہ ، ترمذی ، مسند احمد ، مصنّف اِبنِ ابی شیبہ ،سنن درمی ، السلسلۃ الصحیح ،سنن النسائی ، مشکوۃ المصابیح ،سنن الکبری البیہقی) ان تمام کتابوں میں یہ واقعات و ہدایات موجود ہے ،،

ایک نظر ترقی یافتہ یورپ کے مہذب جرنیلوں کی غیر مقاتلین کے بارے میں تعلیماتِ عالیہ بھی ملاحظہ فرمائیں ،، گولہ باری کے وقت محصورین میں عورتوں اور بچوں اور دوسرے غیر مقاتلین کا موجود ہونا ہی جنگی نقطہ نظر سے مطلوب ہے کیونکہ صرف اسی صورت میں محاصر فوج محصورین کو خوفزدہ کر کے ہتھیار ڈالنے پر جلدی سے جلدی مجبور کرسکتی ہے ، (الجہاد فی الاسلام ،، ص ،، 570)

1857ء کی جنگِ آزادی ہند میں انگریزوں نے جس بے دردی اور سنگدلی سے بچوں اور عورتوں کو قتل کیا ، اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے ، جنگِ آزادی میں 27 ہزار اہل اسلام نے پھانسی پائی ، سات دن برابر قتل عام ہوتا رہا جس کا کوئی حساب نہیں ، بچوں تک کو مار ڈالا گیا ، عورتوں سے جو سلوک کیا گیا وہ بیان سے باہر ہے ، اس کے تصور سے ہی دل دہل جاتا ہے ، (تاریخ ندوۃ ,, حصہ اوّل ، ص ,, 4)

1907ء کی ہیگ کانفرنس میں غیر مقاتلین کو تحفظ دینے کا معاہدہ طے ہوا لیکن اس معاہدہ کے بعد جب متحدہ ریاست بلقان اور ترکی کے درمیان جنگ ہوئی تو اس میں دو لاکھ چالیس ہزار غیر مقاتلین مسلمان تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے ، (الجہاد فی الاسلام ,, ص ,, 571)

(اسیرانِ جنگ سے سلوک) :-

رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں دشمنانِ اسلام کے خلاف سات جنگیں لڑیں ، ان میں سے دو جنگوں میں دشمن کے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے ، بدر میں 70 اور حنین میں 6 ہزار جنگِ بدر کے قیدی وہ لوگ تھے جنہوں نے ظلم و تشدد کر کے مسلمانوں کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا تھا ، اس کے باوجود رسولِ اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ان قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو صحابہ کرامؓ نے اس شدت سے اس حکم پر عمل کیا کہ خود کھجوریں کھا کر گزارا کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ، جن قیدیوں کے پاس کپڑے نہیں تھے ، انہیں کپڑے مہیا کئے ،، کچھ مدت بعد بعض قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں رہا کر دیا گیا بعض قیدیوں کو بلا فدیہ بطورِ احسان رہا کیا گیا اور بعض قیدیوں کو دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض رہا کیا گیا ، یاد رہے کسی ایک بھی قیدی کو نہ تو قتل کیا گیا ، نہ کسی سے انتقام لیا گیا بلکہ ایک قیدی سہیل بن عمرو جو بڑا شعلہ بیان خطیب تھا اور رسول خدا ﷺ کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں کیا کرتا تھا ، اس کے بارے میں حضرت عمرؓ نے تجویز پیش کی کہ اس کے اگلے دو دانت تڑوا دیجئے تاکہ آئندہ یہ آپ ﷺ کے خلاف شعلہ بار تقریریں نہ کر سکے مگر رحمتِ عالم ﷺ نے یہ تجویز مسترد فرما کر اسیرانِ جنگ سے حسن سلوک کی ایسی زرّیں مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک جنگوں کی تاریخ میں اپنی مثال آپ رہے گی ، غزوۂ حنین میں چھ ہزار اسیرانِ جنگ کو نبی کریم ﷺ نے نہ صرف بطورِ احسان بلا فدیہ رہا فرمایا بلکہ رہائی کے وقت تمام قیدیوں کو ایک ایک چادر بطورِ ہدیہ عنایت فرمائی ،، (طبقات ابن سعد / حصہ اوّل ,, ص ,, 260/261 ,, ص ,, 369/370) ,, (صحیح بُخاری / ج ,, 4 ,, کتاب خمس ہونے کے بیان ,, 3144) ,,

تاریخ میں مہذب یورپ کے سب سے بڑے جنرل نپولین بونا پارٹ نے یافا کے چار ہزار ترک اسیران جنگ کو محض اس عذر کی بنا پر قتل کرا دیا کہ وہ انہیں کھلانے کے لئے خوراک مہیا نہیں کر سکتا ہے اور نہ مصر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہے ,, (الجہاد فی الاسلام ,, ص ,, 546)

(مفتوحین سے سلوک) :-

فتح کے بعد فاتح قوم ، مفتوح قوم سے بڑا سنگدلانہ اور بے رحمانہ سلوک کرتی ہے قدیم اور جدید عہد کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن پیغمبر اسلام نے اپنے دشمنوں پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد رحمدلی ، خدا ترسی ، عفو و کرم اور حسن سلوک کی نادر مثالیں پیش کرکے جنگوں کی تاریخ میں ایک نئے زرّیں باب کا اضافہ فرمایا ، جب مکہ فتح ہوا تو تمام اکابر مجرمین ، جن میں نبی اکرم ﷺ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ کے حرم کے اندر خون بہانے والا عکرمہ بن ابی جہل ، رسولِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرانے والا ہبار بن اسود (یاد رہے کہ اونٹ سے گرنے کے نتیجہ میں حضرت زینبؓ کا حمل ساقط ہوگیا تھا) مکی زندگی میں بیت اللہ شریف کی چابی نبی کریم ﷺ کو دینے سے سختی سے انکار کرنے والا عثمان بن طلحہ ، مکہ مکرمہ میں داخلہ کے وقت لشکر اسلام کی مزاحمت کرنے والا صفوان بن امیہ ، آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کرکے جسم مبارک کا مثلہ کرنے والا وحشی بن حرب ، حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبانے والی ابو سفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ ، سارے کے سارے مجرم موجود تھے ، مگر رحمتِ عالم ﷺ نے خطاب عام فرمایا اور پوچھا تم لوگ مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو ؟ لوگوں نے کہا آپ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا : (لا تَثرِیبَ عَلَیکُمُ الیَومَ ...)

ترجمہ :- آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ، جاؤ تم سب آزاد ہو ،

(فضائلِ مجاہدین) :-

سینکڑو احادیث مجاہدین کے فضائل و مناقب پر موجود ہے ،، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے اگر مجاہد جہاد میں استعمال کرنے کی نیت سے گھوڑا پالے تو اس گھوڑے کا پاوں جتنی بار بھی زمین کو چھوویگی اتنا ہی اجر میدان جہاد کا ملے گا حلانکہ وہ اُسکے دروازے پر ہی کیوں نہ باندھا ہو ،، ابو ھریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہے جہاد کیلیے گھوڑا پالنے پر اُسکے بال ، خون ، یہاں تک کہ اُسکا لید بھی روزِ محشر مجاہد کے اعمال ترازو میں تولہ جایئگا ،، نبی کریم ﷺ فرماتے ہے قیامت کے دن مجاہد کے خون کی خوشبو کشتوری سی ہوگی ، اور وہ اپنے اُن زخموں کے ساتھ اٹھایا جایئگا جس سے خون بھی بہتا ہوگا ، اور ایک حدیث میں حضور ﷺ فرماتے ہے مجاہد کو ہر دروازے یعنی جنت کے دروازوں سے آواز دی جایئگی اور اسے اختیار ہوگا جس سے چاہے داخل ہو جائے ،، حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کے جنت میں جانے کے بعد کوئی ایسا نا ہوگا جو دنیا میں آنا چاہے سوائے مجاہد شہید کے ،، ایسی کئی احادیثِ حدیث کی مشہور و مقبول کتابوں میں موجود ہے ،، یہ حدیث بہُت خاص ہے ملاحظہ فرمائیں ،، اللہ کے آخری نبی رحمت العالمین ﷺ نے فرمایا دین کے افضل کاموں (عمل) میں سے ایک کام جہاد بھی ہے اس عمل کو کرنے والا یعنی وہ مجاہد جو خلوص دل کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کیلیے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اُنکی مثال اس شخص کی سی ہے جو ساری رات نماز پڑھتا ہے اور پورا دن روزہ رکھتا ہے ،، (بُخاری / ج ,, 4 ,, کتاب الجہاد ,, 2787 ,, 2782) ,,

(محمد و آلِ محمد و اصحابِ محمد ﷺ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے)